1511 ـ كچھ بيٹوں كووراثت دينے كي وصيت كرنے كا حكم

سوال

ميں يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ آيا كسي شخص كےليے يہ جائز ہے كہ وہ اپنے كسي بيٹے كووراثت دينے سے منع كردے اس ليے كہ اس شخص اور اس كے داماد كےمابين كچھ مشكلات پيدا ہوچكي ہيں ، اور كيا يہ ممكن ہے كہ ان مشكلات كوسبب بناتے ہوئے وہ اپني كسي بيٹي كووراثت دينے سے منع كردے؟
اور اگر كسي شخص كےدس بيٹے ہوں تو كيا وہ كسي ايك كو دوسروں سے زيادہ دے سكتا ہے ، حالانكہ وہ خود ابھي بقيد حياۃ ہے مثلا وہ كوئي مكان يا زمين بيٹے كےنام كروا دے اور يہ كہے كہ ايسا كرنا حرام نہيں اس ليے كہ يہ مال اس كااپنا ہے اور اس ميں كسي كو بھي دخل اندازي كا حق نہيں ؟ !

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ وصيت ناجائز ہے كيونكہ يہ اقتضاء شرعي اور عدل كےخلاف ہے جس كا حكم اللہ تعالي نےديا ہے اور خاص كراولاد كےمابين عدل كرنا ضروري ہے فرمان باري تعالي ہے:

ماں باپ اور عزيزواقارب كےتركہ ميں مردوں كاحصہ ہے اور عورتوں كا بھي جومال ماں باپ اور عزيز واقارب چھوڑ كرمريں خواہ وہ مال كم ہو يا زيادہ اس ميں حصہ مقرر كيا ہوا ہے النساء (7)

پھر اللہ تعالي كا يہ بھي فرمان ہے :

اللہ تعالي تمہيں تمہاري اولاد كےمتعلق حكم كرتا ہے كہ ايك لڑكے كا حصہ دولڑكيوں كےبرابر ہے اور اگر صرف لڑكياں ہي ہوں اور دو سے زيادہ ہوں تو انہيں مال متروكہ كا دوتہائي ملےگا ، اور اگر ايك ہي لڑكي ہوتو اس كے ليے آدھا ہے ، اور ميت كےماں باپ ميں سے ہر ايك كےليے اس كےچھوڑے ہوئے ميں سے مال كا چھٹا حصہ ہے اگر اس ميت كي اولاد ہو ، اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث بنتےہوں تو اس كي ماں كےليےتيسرا حصہ ہے ، ہاں اگر ميت كےكئي ايك بھائي ہوں تو پھر اس كي ماں كا چھٹا حصہ ہے ، يہ حصے اس وصيت (كي تكميل) كےبعد ہيں جومرنےوالا كرگيا ہويا قرض كي ادائيگي كے بعد ، تمہارے باپ ہوں يا تمہارے بيٹے تمہيں نہيں معلوم كہ ان ميں سے كون تمہيں نفع پہنچانے ميں زيادہ قريب ہے ، يہ حصے اللہ تعالي كي طرف سےمقرر كردہ ہيں بلاشبہ اللہ تعالي پورے علم والا اور كامل حكمتوں والا ہے النساء (11)

پھر اللہ تعالي نے ان لوگوں کو جو وراثت کي تقسيم ميں اس کي مخالفت کرتے ہيں اور اس کے حکم سے کھيلتے ہيں انہيں دھمکاتےہوئے فرمايا:

اور جوکوئي بھي اللہ تعالي اور اس کےرسول صلي اللہ عليہ وسلم کي نافرماني اور اس کي حدود سےتجاوز کرے اللہ تعالي اسے جہنم ميں پھينکےگا وہ اس ميں ہميشہ رہےگا اور اس کےليے ذلت ورسوائي والا عذاب ہے النساء (14)

لھذا جس نے بھي اپني اولاد ميں سے کسي ايك کووراثت سےروکا يا انہيں ان کےحق سے کم ادا کيا يا کسي کوان کےشرعي حق سےزيادہ ديا يا کسي ايسےشخص کوورثاء ميں شامل کيا جووراثت ميں وارث نہيں تھا تو وہ شخص گنہگار اور کبيرہ گناہ کا مرتکب ہے .

اور اسي طرح کسي وارث کےليے وصيت کرنا بھي جائز نہيں اس ليے کہ اس کا شرعي حق مقرر کيا جاچکا ہے اس کي دليل مندرجہ ذيل حديث ہے :

ابوامامۃ رضي اللہ تعالي عنہ بيان کرتےہيں کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا : بلاشبہ اللہ تعالي نے ہرحقدار کواس کا حق دےديا ہے لھذا کسي وارث کےليےوصيت نہيں کي جاسکتي . اسے امام احمد ، ابوداود اور امام ترمذي نےروايت کيا ہے ديکھيں سنن ترمذي (2046)

اور اگر شرعي طور پر ايسا ثبوت مل جائے جس کي بنا پر اولاد ميں سے کوئي ايك کافر ہو مثلا باپ کي وفات کےوقت وہ بےنماز تھا اور بالکل نماز ادا نہيں کرتا تھا تو پھر انہيں باپ کي وراثت ميں سےکچھ نہيں ملےگا اگرچہ اس نے اس کي وصيت نہ بھي کي ہوکيونکہ نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم کا فرمان ہے :

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہيں . متفق عليہ .

اور رہا مسئلہ اولاد ميں سے کسي ايك کو دوسروں کےعلاوہ بغير کسي شرعي سبب کےعطيہ اور ھديہ دينا تويہ بھي حرام اور ظلم ہے ، اور اس سے بھائيوں ميں ايك دوسرے کےخلاف حسد اور بغض پيدا ہوگا ، اس کےحرام ہونے کي دليل مندرجہ ذيل حديث ہے جسےبخاري اور مسلم رحمھمااللہ نےروايت کيا ہے :

نعمان بن بشير رضي اللہ تعالي عنھما بيان کرتےہيں کہ ان کےوالد انہيں نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم کےپاس لائے اور کہنےلگے: ميں نےاپنےاس بيٹےکو اپنا غلام ہبہ کيا ہے تورسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم فرمانےلگے:

کيا تونےاپنےسب بيٹوں کواس طرح ديا ہے ؟ توانہوں نےجواب نفي ميں ديا تورسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم فرمانےلگے : اسے واپس لےلو .

اور مسلم کےالفاظ ہيں کہ: اللہ تعالي سےڈرو اور اپني اولاد کےمابين عدل وانصاف سےکام لو ، تو ميرے والد نے وہ

صدقه واپس لےليا .

اور ايك روايت ميں نعمان رضي الله تعالي عنه سے مروي ہےكه: ميرے والد مجھے نبي كريم صلي الله عليه وسلم كےپاس لے كر گئے اور انہيں كہنےلگے اے الله كےرسول صلي الله عليه وسلم آپ گواه رہيں كه ميں نے نعمان كو اپنے مال سے اتنا كچھ ديا ہے ، تورسول كريم صلي الله عليه وسلم فرمانےلگے: كيا تو نے اپنےسب بيٹوں كو نعمان جتنا مال ديا ہے ؟ تو انہوں نےكہا نہيں رسول كريم صلي الله عليه وسلم نےفرمايا اس پر ميرے علاوه كسي اور كوگواه بناؤ، پھر فرمانےلگے: كيا تو يه پسند كرتا ہے كه وه سب تيرے ساتھ حسن سلوك كرنے ميں برابر ہوں ؟ وه كہنےلگے كيوں نہيں تورسول كريم صلي الله عليه وسلم فرمانے لگے تو پھر اس طرح نہيں . صحيح مسلم (3159)

ليكن اگر اولاد ميں سے كسي ايك كو كسي شرعي سبب كي بنا پر عطيه اور ہبه كيا جائے مثلا فقر يا اس پر قرض ہو يا بيماري سےعلاج كا خرچه وغيره تواس ميں كوئي حرج نہيں ہے .

الله تعالي كوہي زياده علم ہے ، اور الله تعالي ہمارے نبي محمد صلي الله عليه وسلم اور ان كي آل اور صحابه كرام پر اپني رحمتيں نازل فرمائے.

والله اعلم .